



سوال

(469) جہری نماز میں بسم اللہ جہری پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض علماء سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ کی، نماز میں جہری قرأت کی ابتداء میں "بسم الرحمن الرحیم" پڑھتے ہیں بعض دونوں جگہ حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ قرآن مجید میں صرف دو سورتوں کو جدا کرنے کے لیے ہے تو کیا یہ صرف قرآن مجید میں لکھنے کے لیے ہے نمازوں میں پڑھنے کے لیے نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز میں سورت کے ساتھ (بسم اللہ) کی جہری یا سری قرأت کے بارے میں دونوں طرح کی روایات وارد ہیں۔ ترجیح اس بات کو ہے کہ (بسم اللہ) کی قرأت سری کی جائے اور جو لوگ کلیۃً حذف کے قائل ہیں یہ نظریہ صحیح احادیث کے منافی ہونے کی بناء پر غیر درست ہے۔

سماعہ الشیخ ابن باز "فتح الباری" کے حاشیہ پر رقمطراز ہیں:

'وَالضَّوَابُ تَقْدِرُهُمْ نَادِلٌ عَلَيْهِ حَدِيثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ شَرَعِيَّةِ الْأَسْرَارِ بِالْبِسْمِ لِصِحَّتِهِ، وَصَرَّحَتْ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ، وَكُونُهُ نَسِيٌّ ذَالِكُمْ ذِكْرُهُ لَا يَقْدَحُ فِي رِوَايَتِهِ، كَمَا عَلَّمَ ذَلِكِ فِي الْأُصُولِ، وَالْمُصْطَلَحِ - وَتَحْمَلُ رِوَايَةٌ مِنْ رِوَايَةِ الْجَهْرِ بِالْبِسْمِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْهَرُ بِهَا فِي بَعْضِ الْأَحْيَانِ، لِيَعْلَمَ مِنْ وَرَائِهِ أَنَّهُ يَقْرَأُهَا - وَهَذَا تَجَمُّعُ الْأَحَادِيثِ - وَقَدْ وَرَدَتْ أَحَادِيثٌ صَحِيحَةٌ تُؤَيِّدُ نَادِلٌ عَلَيْهِ حَدِيثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ شَرَعِيَّةِ الْأَسْرَارِ بِالْبِسْمِ - 'فتح الباری ۲/۲۲۹

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حاقظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 399



محدث فتویٰ